21925- متوفیہ نے ایک حقیقی بھائی اور ایک باپ کی طرف سے بھائی اور بھتیجے چھوڑے

سوال

ایک عورت فوت ہوئی اور اس نے اپنے پیچھے ایک حقیقی بھائی اور ایک باپ کی جانب سے بھائی چھوڑے، اور اس کی زندگی میں ہی اس کے دو بھائی فوت ہو چکے ہیں، جن میں ایک حقیقی اور دوسرا باپ کی جانب سے بھائی تھا، اور ان کی اولاد بھی ہے، اس کا ترکہ کیسے تقسیم کیا جائیگا ؟

پسندیدہ جواب

اول :

جب حقیقی یا باپ کی جانب سے کوئی بھائی موجود ہو تو پھر بھتیجے وارث نہیں بنتے.

اس بنا پر یہاں بھتیجے کسی چیز کے بھی وارث نہیں ہونگے.

دوم :

جب کوئی حقیقی اور سگا بھائی موجود ہو تو پھر باپ کی جانب سے بھائی وارث نہیں بن سکتا چاہے وہ لڑکے ہوں یا لڑکیاں.

اہل علم کے ہاں یہ سب کچھ متفق علیہ ہے.

دیکھیں : المغنی ابن قدامہ (9/22-23).

اس بنا پر اس مسئلہ مسؤلہ میں ترکہ حقیقی بہن بھائیوں پر تقسیم ہوگا، اور لڑکے کو دو لڑکیوں کے برابر حصہ ملے گا، اس کی دلیل اللہ سبحانہ وتعالی کا یہ فرمان ہے :

.{آپ سے وہ فتوی پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالی (خود) تمہیں کلالہ کے بارہ میں فتوی دیتا ہے کہ اگر کوئی شخص مر جائے اور اس کی کوئی اولاد نہ ہو، اور اس کی ایک بہن ہو تو اس کے لیے چھوڑے ہوئے مال کا آدھا حصہ ہے، اور وہ بھائی اس بہن کا وارث ہوگا اگر اس بہن کی اولاد نہ ہو، پس اگر وہ دو بہنیں ہوں تو انہیں مال متروکہ کا دو تہائی ملے گا، اور اگر کئی بھائی ہوں مرد بھی اور عورتیں بھی تو پھر ایک مرد کو دو عورتوں کے برابر حصہ ملے گا، اللہ تعالی تمہارے لیے بیان فرما رہا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ تم بھٹک جاؤ، اللہ تعالی ہر چیز سے واقف ہے}.النساء (176).

واللہ اعلم.